© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

قربانیاں دو ہیں یا ایک ؟

یہ سوال اکثر ہر سال حج کے موقع پر لوگ پوچھتے ہیں اس بار تو مکہ و مدینہ (صانہما اللہ تعالی) سے بھی فون پر استفسار ہو رہا ہے کہ ہمارے ذمہ دو قربانیاں ہیں یا ایک ؟ ایک صاحب نے تو بہت جھلا کر کہا کہ جب ہم نے یہاں قربانی کرنی ہے تو پھر مفتی صاحب یہ کیوں کہہ رہے ہیں ایک پاکستان میں بھی کرنی ہوگی ؟

اور ایک خاتون نے کہا ہماری قربانی ہمارے بچے گھر میں کریں گے تو پھر یہاں مکہ میں ہمیں قربانی کرنی کیوں ضروری ہے ؟

یہ سوال دراصل اس لئے ذہنوں میں پیدا ہوتا ہے کہ حج کی تربیت کرنے والے ادارے' افراد' انجمنیں' این جی اوز' حاجی کیمپ اور بعض ائمہ مساجد اس طرف توجہ نہیں کر پاتے اور ان سے اس وقت کوئی پوچھتا نہیں اور جہاں پوچھا جاتا ہے وہاں جواب بھی مل جاتا ہے......مگر اکثریت مسئلہ سے ناواقفیت کی بناء پر یہ سوال کرتی ہی کرتی ہے......اور یہ بھی اچھا ہے کہ لوگ سوال کرتے ہیں اگر نہ کریں اور حج کی قربانی کو عید کی قربانی سمجھ لیں اور اپنے ذمہ واجب قربانی نہ کرنے کا گناہ اپنے سر لیں تو یہ زیادہ نقصان کی بات ہے............

مسئلہ یہ ہے کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرنا ہر مسلمان عاقل بالغ صاحبِ نصاب پر واجب ہے......اور الحمدللہ وطن عزیز میں لوگ قربانیاں کرتے ہیں اور یہ عمل امت میں متوارث ہے۔ حج کے موقع پر حجاج جو قربانی کرتے ہیں وہ عید والی قربانی نہیں......بلکہ قربانی ان حاجیوں کو کرنی ہوتی ہے جو حج تمتع یا حج قران کرتے ہیں......(حج افراد کرنے والوں کے ذمہ قربانی نہیں) حج تمتع یہ ہے کہ پاکستان سے احرام باندھا مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کیا پھر احرام کھول دیا اور حج کے ایام میں پھر احرام بنیتِ حج باندھا اور اس میں حج کیا تو یہ حج' حج تمتع ہوا۔ اور حج قران یہ ہے کہ پاکستان سے حج کا احرام باندھا اور مکہ مکرمہ جا کر عمرہ کیا مگر احرام نہیں کھولا حج کی نیت اور احرام کی پابندیاں برقرار رکھیں اور حج کے بعد احرام کھولا......

ان دونوں صورتوں میں حج کرنے والے کو ایک جانور بطور قربانی پیش کرنا ہوتا ہے یہ قربانی ایک ٹکٹ میں دو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مزے (Two in one) لینے کی فیس (شکرانہ واجبہ) ہے جو اللہ کے حکم سے اللہ کی رضا کے لئے ادا کی جاتی ہے......اس کا اس قربانی سے کوئی تعلق نہیں جو عید کے موقع پر دی جاتی ہے......لہذا عید کی قربانی اگر آپ پر واجب ہے تو وہ پاکستان میں یا جہاں آپ ہیں وہیں کرلیں مگر حج کی اس قربانی کو نہ تو پاکستان آنے تک موخر کریں نہ اسے اس عید کی قربانی کا متبادل سمجھیں......بلکہ اچھی طرح جان لیں کہ یہ قربانی وہیں منی میں کرنی شرط ہے اور لازماً کرنی ہے ورنہ اس کے بدلے روزے رکھنے ہیں......دس روزے......اور وہ بھی اس طرح کہ تین روزے یوم النحر (حج کی قربانی کے دن) سے پہلے ہوں اور باقی سات روزے جب چاہیں رکھ لیں......بہتر (مستحب) یہ ہے کہ تین روزے سات آٹھ اور نو ذوالحج کو رکھے جائیں......اور دیگر سات حج کے ارکان سے فارغ ہوکر وہیں مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ میں رکھ لئے جائیں لیکن اگر بقیہ سات روزے وطن واپس آ کر رکھیں تو رکھ سکتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم کے الفاظ اذا رجعتم میں ہے......

ان روزوں کا حکم قرآن کریم میں اس طرح ہے...... **فمن تمتع بالعمرة الی الحج فما استیسر من الهدی فمن لم یجد فصیام ثلاثة ایام فی الحج وسبعة اذا رجعتم تلک عشرة کاملة**.......... (یعنی جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے اس پر قربانی ہے جیسی میسر آ جائے اور جو قربانی نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھے ایام حج میں اور باقی تم واپس آ کر رکھ لو۔ یہ دس روزے مکمل ہوئے)

فقہی اصطلاحات میں عام معمول کی قربانیوں کو اضحیہ اور حج کی خاص قربانی کو ہدی کہا گیا ہے......گزشتہ تیس بتیس برسوں سے سعودی حکومت نے یہ انتظام کیا ہے کہ حجاج کرام سے قربانی کی رقم حج کی درخواستوں کے ساتھ ہی وصول کرلی جاتی ہے اور انہیں ایک وقت متعین بتا دیا جاتا ہے کہ فلاں دن فلاں وقت تمہاری طرف سے قربانی کردی جائے گی تم اس کے بعد احرام کھول لینا..........

مگر اب سننے میں یہ آرہا ہے کہ حجاج کی قربانیاں ایام نحر کے بعد بھی کئی دنوں تک بلکہ ایک راوی کے بقول دو ماہ تک ہوتی رہتی ہیں......اگر ایسا ہے تو یہ بڑی تشویش ناک خبر ہے اس صورت میں ہمارا حجاج کو مشورہ ہے کہ وہ اپنی قربانی خود اپنے ہاتھ سے منی جا کر کریں اور جانور وہاں مل جاتے ہیں دشواری بھی کوئی خاص نہیں ہوتی......اس لئے احرام صرف منتظمین قربانی کی یقین دہانی پر کھول دینے اور احرام کی پابندیاں نہ کرنے کا جو گناہ ہے وہ بہت بڑا ہے..........اور اس گناہ سے بچنے کی خاطر خود قربانی کرنا ہی باعث عافیت ہوگا......اللہ رب العزت ہمیں مناسک حج کی ادائیگی اور صحیح ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

☆ ماہنامہ[illegible] ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ويطلب علمه بحراغزيرا

حدثنا القاضي المختار ابونصر محمد بن محمد بن سهل قال حدثني ابواحمد احمد ابن محمد بن سعد قال ثنا ابراهيم بن احمد القاضي قال ثنا محمد بن حماد عن الحسين ابن جمعة قال سمعت شداد بن حكيم يقول سمعت عبدالله بن المبارك يقول :

☆☆☆

☆وجدت ابا حنيفة كل يوم يزيد نبالة ويزيد خيرا☆
☆وينطق بالصواب ويصطفيه اذا ما قال اهل الجورجورا☆
☆يقايس من يقايسه بلب فمن ذاتعلمون له نظيرا☆
☆كفاناموت حماد وكانت مصيبته لنا امراكبيرا☆
☆فردشماتةالاعداء عنا وافشى بعده علما كثيرا☆
☆رايت اباحنيفة حين يؤتى ويطلب علمه بحراغزيرا ☆
☆اذا ما المعضلات تدافعتها رجال القوم كان بها بصيرا☆

قال الامام الشافعي رضی اللہ عنہ

النّاس بالنّاس مادام الحياة بهم والسّعد لا شكّ تارات وهبّات
وافضل النّاس ما بين الورى رجل تُقضی علی یدہ للناس حاجاتُ
لا تمنعن يد المعروف عن أحدٍ مادمت مقتدرا فالسعد تاراتُ
واشكر فضائل صنع الله اذ جُعِلَت اليك لا لك عند الناس حاجاتُ
قد مات قومٌ وما ماتت مكارمهم وعاش قومٌ وهم فی الناس امواتُ

☆ارض بالقضاء المحتوم، والرزق المقسوم، كل شيء بقدر، فدع الضجر.☆

© rasailojaraid.com